اداریہ

ادب اور مصنوعی ذہانت کے مابین رشتہ جس سنجیدگی کے ساتھ ان دنوں زیرِ بحث ہے، یہ نہ صرف وقت کی ضرورت ہے بلکہ خود کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور نئی تخلیقی جہات کے تازہ در وا کرنے کے لیے بھی اہم ہے۔ گزشتہ ایک سال سے، جس رفتار سے زندگی کے مختلف شعبوں میں اس کا استعمال بڑھا ہے، اس نے ہمارے کام کرنے اور زندگی گزارنے کے طریقوں کع یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ اب مصنوعی ذہانت کے نت نئے ٹولز متعارف کرائے جا رہے ہیں جنھوں نے اس کا استعمال مزید آسان اور عام فہم بنا دیا ہے۔ ان میں چیٹ جی پی ٹی، گوگل بارڈ، پرپلیکسٹی، کلاؤڈ، چیٹ سونک اور لیمڈا وغیرہ زیادہ قابلِ ذکر ہیں۔ انٹرنیٹ پر گوگل معروف سرچ انجن ہے جو خود کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ نیا اے آئی ٹول بنانے پر کام کر رہا ہے۔ مائیکروسافٹ نے تو نیا ٹول متعارف کرا دیا ہے جس میں مصنوعی ذہانت سے چلنے والے کو "کوپائلٹ" کا نام دیا گیا ہے۔ جیسے جیسے اس ٹیکنالوجی میں ترقی ہوتی جا رہی ہے ویسے ویسے اس کے حوالے سے خدشات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ انسان اس لمحے سے خوف زدہ ہے جب مشین انسان سے زیادہ ذہین ہو جائے گی اور اس کے وجود کے لیے خطرہ بن جائے گی۔ مصنوعی ذہانت کے خطرات اور خدشات اپنی جگہ لیکن اس کے انسان کو بے پناہ فوائد بھی ہیں۔ مصنوعی ذہانت، میڈیکل سے لے کر تعلیم تک اور نقل و حرکت سے لے کر مالیات تک زندگی کی متنوع جہات میں انقلاب لانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جہاں زندگی کے دیگر شعبہ جات اس سے متاثر ہو رہے ہیں وہیں ادب پر بھی اس کے اثرات کو محسوس کیا جا رہا ہے۔ سرِ دست جو سب سے بڑا سوال اس وقت تخلیق کاروں اور ادبی ناقدین کے ذہنوں میں گردش کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ کیا مصنوعی ذہانت ادب پر مثبت اثرات مرتب کرے گی یا منفی؟ کیا ہم مصنوعی ذہانت کے توسط سے اسی طرح غزلیں، نظمیں، افسانے اور ناول تخلیق کر پائیں گے جیسا آج کے ماحول میں کرتے ہیں یا یہ کام محض مصنوعی ذہانت تک محدود رہ جائے گا؟ کیا مصنوعی ذہانت جو ادب تخلیق کرے گی اس میں احساسات، جذبات اور تخیل کی وہ آمیزش ہو گی جس پر صرف تخلیق کار تصرف رکھتا ہے؟

یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب شاید مستقبل ہی فراہم کرے لیکن ایک بات طے ہے کہ ہمیں آیندہ دنوں میں پرانی اخلاقیات، پسِ پشت ڈال کر نئی اخلاقیات وضع کرنا ہو گی جو نئے ماحول اور نئی ثقافت سے ہم آہنگ ہو، بصورتِ دیگر ناقدین اور تخلیق کاروں کو کئی طرح کی اشکال کا سامنا ہو سکتا ہے۔ یہ طے ہے کہ آج کا انسان اس قابل نہیں کہ وہ مصنوعی ذہانت کی نئی ثقافت اور سماج میں اطمینان کا سانس لے سکے۔ مصنوعی ذہانت کے استعمال سے ادب میں نئی اصناف کے پیدا ہونے اور پرانی اصناف کے معدوم ہونے کے امکانات بھی موجود ہیں جو ادبی شائقین کے لئے حیرت زا بھی ہو سکتے ہیں اور پریشان کن بھی۔ آج کے مفکر کو اس حوالے سے حساس اور فکر مند ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمارا تحقیقی جرنل اور اس کی ٹیم اس صورتِ حال میں دلچسپی رکھتی ہے اور آیندہ شماروں میں محققین کو دعوت دیتی ہے کہ وہ اس تحقیقی میدان میں طبع آزمائی کریں اور تحقیق کے اس میدان میں اپنی خدمات پیش کریں۔

ڈاکٹر عبد العزیز ملک

مینیجنگ ایڈیٹر، "تحقیق و تجزیہ"